

## 21538- مسجد کی صفائی کرنے کی فضیلت

سوال

مسجد کی صفائی اور ترتیب اور امام کا خیال اور اہتمام کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

پسندیدہ جواب

مسجد کی صفائی کرنا اور اس میں موجود قالین وغیرہ دوسری اشیاء کی ترتیب قابل تعریف اور مرغوب چیز ہے، اور اسے سرانجام دینے والے کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس عمل صالح کا اجر و ثواب بھی حاصل ہوگا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مساجد کی تعمیم کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

بِإِنْ گُرُوْنَ مِنْ جَنَّ كَيْ بَلَدَ كَرَنَّهُ اَوْ جَنَّ مِنْ اَسْبَنْ نَامَ كَيْ يَادَ كَاللَّهِ تَعَالَى نَهَنَّ حَكْمَ دِيَتَهُ بِيَانَ كَرَتَهُ بِيَنَّ اِلَيْهِ لُوْگَ جَنَّيْنَ تَجَارَتَ اَوْ خَرَيْدَ وَ فَرَوْخَتَ اللَّهَ كَيْ ذَكَرَ اَوْ نَمَازَ كَيْ قَاتَمَ كَرَنَّهُ اَوْ زَكَّةَ اَدَأَ كَرَنَّهُ سَفَلَ نَمَنَّیْنَ كَرَتَهُ، وَهَايَ شَجَرَ وَشَامَ اللَّهِ تَعَالَى كَيْ تَسْبِحَ بِيَانَ كَرَتَهُ بِيَنَّ اِلَيْهِ لُوْگَ جَنَّيْنَ تَجَارَتَ اَوْ خَرَيْدَ وَ فَرَوْخَتَ اللَّهَ اَنَّوْرَ (36-37).

سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

اس آیت میں مساجد کی تعمیم اور مساجد کو لغو اور گندگی سے پاک صاف رکھنے کا حکم ہے۔ اہ

ماخوذ از: تفسیر القاسمی (214/12).

اس کی دلیل بخاری اور سلم کی درج ذیل حدیث بھی ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگ کا مردیا عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی، اور وہ مرگئی تور سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دیافت کیا تو صحابہ نے عرض کیا وہ فوت ہو گئی ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم نے اس کے متعلق مجھے کیوں نہیں بتایا؟ مجھے اس کی قبر بتاؤ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر آئے اور نماز جنازہ ادا کی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (458) صحیح سلم حدیث نمبر (956).

لیکن کامعی صفائی کرنا ہے۔

اور ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ حسین اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق اور قبائل میں مسجد بنانے اور اسے پاک صاف رکھنے اور خوبصورگانے کا حکم دیا"

سن ابو داود حدیث نمبر (455) جامع ترمذی حدیث نمبر (594) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (759) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (487) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

الدور کا معنی قبلہ اور محلہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوکنا گناہ شمار کیا اور بتایا ہے کہ اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔

صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کفارہ یہ ہے کہ اسے دفن کر دیا جائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (415) صحیح مسلم حدیث نمبر (552)۔

اور امام نسائی اور ابن ماجہ رحمہما اللہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبل والی طرف کھنکھار (بلغم) دیکھا تو خمسہ میں آگے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پھرہ سرخ ہو گیا، چنانچہ ایک انصاری عورت آئی اور آکر اسے کھرچ دیا اور اس جگہ پر خوش بول دی، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ کتنا ہی اچھا ہے"

سن نسائی حدیث نمبر (728) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (762) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح نسائی اور ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے کھرچ دیا، جیسا کہ صحیحین کی درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل کی طرف دیوار پر کھنکھار یا تھوک یا بلغم دیکھی تو اسے کھرچ دیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (407) صحیح مسلم حدیث نمبر (549)۔

اور اس کی فضیلت میں ضعیف احادیث بیان کی جاتی ہیں، ذیل میں ہم ان حدیثوں کو ضعیف ہونے کی بنا پر بیان کرتے ہیں، تاکہ لوگوں کو اس کے ضعیف ہونے کا علم ہو سکے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت شدہ حدیث ہی کافی ہیں:

ابوداود اور ترمذی میں حدیث ہے کہ:

"مجھ پر میری امت کا اجر و ثواب پیش کیا گیا، حتیٰ کہ مسجد سے گندگی نکالنے والے کا بھی"

سن ابو داود حدیث نمبر (461) سنن ترمذی حدیث نمبر (2916) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ضعیف ترمذی میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اور امام ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حدیث بیان کی ہے کہ:

"جو شخص مسجد سے گنگی اور اذیت والی چیز نکالتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں کھربنا دیا ہے"

سنن ابن ماجہ محدث نمبر (757) علامہ اباعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ضعیف ابن اجیمیں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اور امام کی قدر اور اس کا خیال رکھنے کے مسئلہ میں عرض یہ ہے کہ :

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں کہا ہے :

"علیم مرتبہ اور قرروا لے شخص کو اس کے درجہ سے کم قدر نہیں کی جائیگی، اور نہ ہی کم درجہ کے شخص کو اس کے قدر و منزلت سے بڑھایا جائیگا، بلکہ ہر حق والے کو اس کا حق اور اس کا مقام و مرتبہ دیا جائیگا۔

انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث بیان کی ہے، وہ بیان کرتی ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم لوگوں کو ان کے مقام و مرتبہ پر ہی رکھیں" اہ

چنانچہ اگر امام عالم فاضل شخص ہو اور تو اس کے ساتھ محبت کرنا، اور اس کا خیال رکھنا صالح ہے اور نیک لوگوں کے ساتھ محبت اور ان کی عزت و توقیر کرنے کے عموم میں شامل ہوتا ہے، اور یہ نیک اور صاف عمل ہے۔

لیکن یہاں ایک چیز پر منتبہ رہنا ہو گا کہ معاملہ اس حالت تک نہ پہنچ جانے کہ اس شخص یا امام یا اس کی ذات سے تبرک حاصل کیا جانے لگے یا اس کو ہاتھ لگا کر تبرک حاصل کرنے لگیں، جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں، کیونکہ پہلے مسلمانوں کا اپنے آئندہ اور علماء کے ساتھ یہ طریقہ نہیں تھا۔

واللہ اعلم۔